سوال

(385) رمضان میں عمرہ اوراسی سال حج۔۔۔

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

فضیلۃ الشیخ!اس شخص کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں جو رمضان المبارک میں عمرہ ادا کرے اور پھر اسی سال اس کا حج کا بھی ارادہ ہو توکیا اس کےلیے فدیہ لازم ہے؟ نیزیہ فرمائیں کہ حج کی کون سی قسم افضل ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

جس شخص نے رمضان میں عمرہ کیا اور پھر اسی سال حج مفرد کا احرام باندھ لیا تو اس پر کوئی فدیہ نہیں کیونکہ فدیہ تو اس شخص کےلیے لازم ہے جوحج کے وقت تک عمرہ سے فائدہ اٹھائے جیساکہ ارشادباری تعالیٰ ہے:

فَمَن تَمَتَّعَ بِالعُمرَةِ إِلَى الحَجِّ فَمَا استَيسَرَ مِنَ الهَدىِ ... ١٩٦ سورة البقرة

’’توجو(تم میں سے)حج کے وقت تک عمرے سے فائدہ اٹھانا چاہے تووہ جیسی قربانی یسر ہو کرے۔‘‘

اورجو شخص رمضان میں عمرہ کرے اورپھرحج کے مہینوں میں احرام باندھ لے تو اسے متمتع (فائدہ اٹھانے والا) نہیں کہتے بلکہ متمتع تووہ شخص ہوتا ہے جوحج کے مہینوں یعنی شوال، ذوالقعدہ اورذوالحجہ کے ابتدائی عشرہ میں عمرہ کا احرام باندھے اورپھر اسی سال حج بھی کرے یاحج اورعمرہ کوملادے تواسے متمتع کہتے ہیں اوراس پر فدیہ لازم ہے۔حج کا ارادہ کرنے والے کےلیے افضل یہ ہے کہ وہ حج کے ساتھ عمرہ کرے یعنی فواط اور سعی کرکے بال کتروادے اور حلال ہوجائے اورپھر اسی سال حج کا احرام باندھے۔اورافضل یہ ہے کہ حج کا احرام آٹھ ذوالحج کوباندھے جیساکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو حجۃ الوداع کے موقع پراس کا حکم دیا تھا۔[1]

حج تمتع کرنے والے کےلیے لازم ہے کہ وہ حج کےلیے بھی اسی طرح طواف اور سعی کرے جس طرح اس نے عمرہ کےلیے طواف وسعی کیا تھا،اکثراہل علم کے نزدیک عمرہ کی سعی حج کی سعی سے کفایت نہیں کرے گی اوررسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح احادیث کی دلالت سے یہی بات درست ہے۔

---

[1] صحیح مسلم، باب حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم، حدیث: 1218

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب المناسک : ج 2 صفحہ 280

محدث فتویٰ